

بند ہوتا ہے۔ اس قفل کے حلقے میں، جو کندھے کے اندر رہتا ہے چند چھتے پڑے ہوتے ہیں، جن پر مختلف حروف کندہ کر دیے جاتے ہیں۔ قفل بنانے والا ہر خریدار کو بتا دیتا ہے کہ فلاں لفظ بننے سے یہ قفل کھلے گا، چنانچہ وہ شخص چھتے گھما کر مطلوب لفظ بنا لیتا ہے اور قفل کھل جاتا ہے۔ پھر اسے دبا کر بند کر دیتے ہیں، جیسے آج کل قفلوں کی ایک قسم میں کھولنے کے لیے تو کبھی استعمال کی جاتی ہے، بند کرنے کے لیے کبھی کی کوئی ضرورت نہیں پڑتی، اجنبی شخص چھتوں کو کتنا ہی گھمائے اصل لفظ بنا لینے میں شاید ہی کامیاب ہو سکے۔

بات کا بننا : بظاہر یہ الفاظ قفلِ اسجد کا مطلوب لفظ بنا لینے کی مناسبت سے لائے گئے ہیں۔ یہاں ان سے مراد ہے تدبیر کا کامیاب ہونا، یعنی محبوب سے ربط و ربط پیدا کرنے کا راستہ نکال لینا۔

تشریح :- اے محبوب! میری قسمت ہی میں یہ لکھا تھا کہ بات بن جائے اور میری تدبیر کامیاب ہو جائے تو میں تجھ سے جدا ہو جاؤں۔ یہ بالکل ایسی ہی صورت ہوئی، جیسے اسجد کے قفل میں معین لفظ بن جائے تو وہ کھل جاتا ہے، گویا الگ ہو جاتا ہے۔

۳۔ تشریح :- دل درد و غم میں مبتلا تھا۔ اسے دور کرنے کے لیے مختلف تدبیریں اختیار کی گئیں۔ ان سے فائدہ تو کچھ نہ ہوا، لیکن اس کشاکش میں دل ہی ختم ہو گیا۔ گویا ایک گرہ بھٹی، جسے کھولنے کی ہر کوشش میں وہ گھستی گئی کھل تو نہ سکی، البتہ بار بار کی کوششوں میں گھستے گھستے وہ بالکل مٹ گئی۔

۴۔ تشریح :- مولانا طباطبائی فرماتے ہیں :

”مطلب ظاہر ہے اور تعریف اس کی امکان سے باہر ہے۔ معشوق کی خفگی کی تصویر ہے اور خفگی بھی خاص طرح کی اور یہ مضمون بھی خاص مصنف ہی کا ہے۔“